سوال

(535)ایک آدمی کی بیوی اپنے خاوند سے جھگڑ کر اپنے دو بچوں   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی کی بیوی اپنے خاوند سے جھگڑ کر اپنے دو بچوں (لڑکا اور لڑکی (بالغہ) کو لے کر اپنے والدین کے پاس چلی گئی۔ کچھ عرصہ بعد اپنے خاوند کی اجازت اور رضامندی کے بغیر لڑکی کا نکاح کر دیا۔ جبکہ لڑکی کا باپ نکاح مذکورہ کے خلاف تاحال سراپا احتجاج ہے۔ اندریں حالات کیا لڑکی مذکورہ کا نکاح شرعی طریقے پر ہو گیا ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

لڑکی کا نکاح ولی کی اجازت کے بغیر نہیں ہوتا۔ صحیح بخاری میں ہے : ((فَلَمَّا بُعِثَ مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم بِالْحَقِّ هَدَمَ نِكَاحَ الْجَاهِلِيَّةِ كُلَّهُ إِلَّا نِكَاحَ النَّاسِ الْيَوْمَ))(٢ ٧٧٠)

[عائشہ رضی اللہ عنہما نے خبر دی کہ زمانہ جاہلیت میں نکاح چار طرح ہوتے تھے، ایک صورت تو یہی تھی جیسے آج کل لوگ کرتے ہیں کہ ایک شخص دوسرے شخص کے پاس اس کی زیر پرورش لڑکی یا اس کی بیٹی کے نکاح کا پیغام بھیجتا اور اس کا مہر دے کر اس سے نکاح کرتا۔ دوسرا نکاح یہ تھا کہ کوئی شوہر اپنی بیوی سے جب وہ حیض سے پاک ہو جاتی تو کہتا تو فلاں شخص کے پاس چلی جا اور اس سے منہ کالا کرا لے۔ اس مدت میں شوہر اس سے جدا رہتا اور اسے چھوتا بھی نہیں۔ پھر جب اس غیر مرد سے اس کا حمل ظاہر ہو جاتا، جس سے وہ عارضی طور پر صحبت کرتی رہتی تو حمل کے ظاہر ہونے کے بعد اس کا شوہر اگر چاہتا تو اس سے صحبت کرتا۔ ایسا اس لیے کرتے تھے، تاکہ ان کا لڑکا شریف اور عمدہ پیدا ہو یہ نکاح۔ نکاح استبضاع کہلاتا تھا۔

تیسری قسم نکاح کی یہ تھی کہ چند آدمی جو تعداد میں دس سے کم ہوتے کسی ایک عورت کے پاس آنا جانا رکھتے اور اس سے صحبت کرتے، پھر جب وہ عورت حاملہ ہوتی اور بچہ جنتی تو وضع حمل پر چند دن گزرنے کے بعد وہ عورت اپنے ان تمام مردوں کو بلاتی، اس موقع پر ان میں سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا تھا۔ چنانچہ وہ سب اس عورت کے پاس جمع ہو جاتے اور وہ ان سے کہتی کہ جو تمہارا معاملہ تھا وہ تمہیں معلوم ہے اور اب میں نے یہ بچہ جنا ہے، پھر وہ کہتی کہ اے فلاں 1 یہ بچہ تمہارا ہے۔ وہ جس کا چاہتی نام لے دیتی اور اس کا وہ لڑکا اسی کا سمجھا جاتا۔ وہ شخص اس سے انکار کی جرأت نہیں کر سکتا تھا۔

چوتھا نکاح اس طور پر تھا کہ بہت سے لوگ کسی عورت کے پاس آیا جایا کرتے تھے۔ عورت اپنے پاس کسی بھی آنے والے کو روکتی نہیں تھی یہ کسبیاں ہوتی تھیں اس طرح کی عورتیں اپنے دروازوں پر جھنڈے لگائے رہتی تھیں جو نشانی سمجھے جاتے تھے جو بھی چاہتا ان کے پاس جاتا۔ اس طرح کی عورت جب حاملہ ہوتی اور بچہ جنتی تو اس کے پاس آنے جانے والے جمع ہوتے اور کسی قیافہ جاننے والے کو بلاتے اور بچہ کا ناک نقشہ جس سے ملتا جلتا ہوتا اس عورت کے اس لڑکے کو اسی کے ساتھ منسوب کر دیتے اور وہ بچہ اسی کا بیٹا کہا جاتا۔ اس سے انکار نہیں کرتا تھا۔ پھر جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق کے ساتھ رسول ہو کر تشریف لائے تو آپ نے جاہلیت کے تمام نکاحوں کو باطل قرار دے دیا۔ صرف اس نکاح کو

باقی رکھا، جس کا آج کل رواج ہے۔]   ۷   ۲   ۱۴۲۳ھ

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد02ص462

محدث فتویٰ